132477 ـ خاوند كو راضى كرنے كے ليے بيوى كا جھوٹ بولنا

سوال

ميں نے اپنے خاوند سے شادى اس ليے كى كہ وہ اللہ كى عبادت ميں اخلاص ركھتا اور اسلام سے محبت كرتا تھا، ميں اس وقت جانتى تھى كہ وہ اچھى شكل كا مالك نہيں، يہ ميرے ليے كوئى پريشانى كا باعث نہيں، ميرا خاوند اكثر دريافت كرتا رہتا ہے كہ اس كى شكل و صورت اچھى ہے تو ميں اسے مثبت جواب ديتى رہى ہوں تا كہ اس كے احساس مجروح نہ ہوں.
ليكن ميں جھوٹ بولتى اور اسے بہت برا محسوس كرتى ہوں، اور خوفزدہ ہوں كہ كہيں ميں نے اثبات ميں جواب دے كر كہيں گناہ تو نہيں كيا، كيونكہ ميں اسے مكمل قبيح الشكل سمجھتى ہوں.
ليكن ميں اس كے سامنے اس كى اچھى صفات ہى بيان كرتى ہوں تا كہ گھر قائم رہے اور گھر كا شيرازہ نہ بكھرنے پائے، تو كيا اس كے احساس اور شعور كو محفوظ ركھنے كے ليے جھوٹ بولنے پر گنہگار تو نہيں ٹھرونگى ؟
كيونكہ حقيقت بيان كرنے پر اسے شديد قسم كى تكليف و اذيت ہو گى؛ اس ليے كہ وہ اپنے مظہر ميں اكثر بااعتماد نہيں ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ہمارى عزيز بہن: اللہ سبحانہ و تعالى آپ كو ايك اچھى اور سعادت مند ازدواجى زندگى گزارنے كى توفيق نصيب فرمائے، اس غرض اور مقصد كى بنا پر آپ كا اس شخص سے شادى كرنا اللہ سبحانہ و تعالى كى جانب سے ايك عظيم نعمت اور توفيق ہے، اس ليے آپ اللہ سبحانہ و تعالى سے دعا كريں كہ وہ يہ نعمت آپ پر ہميشہ قائم ركھے اور اپنے فضل و كرم سے اس ميں اور زيادتى فرمائے.

رہا مسئلہ خاوند كو راضى كرنے كے ليے جھوٹ بولنے كا اور اس كے احساس اور شعور كو محفوظ ركھنے كا كہيں اسے ٹھيس نہ پہنچے تو اس ميں كوئى حرج نہيں ہے؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو شخص لوگوں ميں صلح كرانے كے ليے اچھى بات كہتا يا خير كى چغلى كرتا ہے وہ جھوٹا نہيں ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (2692).

اور صحیح مسلم میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" جو شخص لوگوں کے مابین صلح کرانے کے لیے خیر کی بات کہے اور اچھی بات نقل کرے وہ جھوٹا نہیں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2065).

ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لوگ جسے جھوٹ کہتے ہیں میں نے انہیں تین جگہوں پر بولنے کی رخصت دی گئی ہے: جنگ میں، اور لوگوں کے مابین صلح کرانے کے لیے، اور آدمی کا اپنی بیوی اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات چیت کرنے میں "

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اسی طرح خاوند کا اپنی بیوی اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات چیت کرنا جس میں محبت و الفت اور مودت پیدا ہوتی ہو مصلحت میں سے، مثلا وہ بیوی سے کہے:

تم میرے لیے بہت قیمتی ہو، اور تم سب عورتوں سے زیادہ میرے لیے محبوب ہو، چاہے وہ اس میں جھوٹا بھی ہو لیکن محبت و مودت اور دائمی الفت و پیار پیدا کرنے کے لیے اور پھر مصلحت بھی اس کی متقاضی ہے " انتہی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (1 / 1790).

واللہ اعلم .